سوال

(05)قطب وابدال کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قطب وابدال کی شرعی طور پر کیا حیثیت ہے؟کچھ اہل علم مشکوۃ المصابیح کے حوالے سے احادیث پش کرتے ہیں۔جن میں ابدال وغیرہ کا ذکرہے۔کتاب وسنت کی روشنی میں اس کے متعلق ہماری راہنمائی کریں۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

قطب وابدال کی کوئی حیثیت نہیں ہے،ہمارے ہاں صوفیاء حضرات نے اس طرح کی باتیں لوگوں میں مشہور کررکھی ہیں کہ فلاں شخص ابدال میں سے تھا۔مشکوۃالمصابیح کی درج ذیل حدیث کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت شریح بن عبید کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اہل شام کا ذکر کیا گیا اوران سے کہا گیا:اے امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ !ان پر لعنت کریں تو آپ نے فرمایا۔نہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:"ابدال شام میں ہوں گے اوروہ چالیس افراد پر مشتمل ہوں گے۔ان میں سے جب ایک آدمی فوت ہو جائے گا تواللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے کو لے آئے گا ان کی وجہ سے بارش برستی ہے اوران کے ذریعے دشمنوں سے بدلہ لیا جاتا ہے اوران کی بنا پر اہل شام سے عذاب دور کیا جاتا ہے۔[1]

اس روایت کو صاحب مشکوۃ نے مسند امام احمد کے حوالہ سے ذکر کیا ہے اورامام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بیان کیا ہے۔[2]

لیکن یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کے راوی حضرت شریح بن عبید کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت نہیں ہے جیسا کہ حافظ احمد شاکر نے اس کے متعلق لکھا ہے۔[3]اسی طرح امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت بیان کی ہے کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت امت میں اختلاف رونما ہوگا تو اہل مدینہ سے ایک آدمی بھاگ کر مکہ مکرمہ آئے گا۔لوگ اس کی مقام ابراہیم اوررکن یمانی کے درمیان بیعت کریں گے پھر جب لوگ یہ منظر دیکھیں گے تواس کے پاس شام کے ابدال اور عراق کے گروہ آئیں گے اوراس کی بیعت کریں گے۔[4]

لیکن یہ روایت بھی قابل حجت نہیں ہے کیونکہ اس روایت میں ابوقتادہ مدلس راوی ہے جس نے صالح ابی الخلیل سے عن کے صیغہ سے روایت بیان کی ہے پھر اس روایت میں صالح ابی الخلیل کے استاد"صاحب لہ"بھی مجہول ہے،ان علتوں کی وجہ سے یہ روایت بھی ناقابل اعتبار ہے۔ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ اس امت میں تیس ابدال ہوں

گے۔[5]

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد اسے منکر قرار دیا ہے چنانچہ اس کی سند میں حسن بن ذکوان نامی راوی ضعیف ہونے کی بنا پر یہ روایت ناقابل حجت ہے، حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح کی جملہ روایات پر بایں الفاظ تبصرہ کیا ہے۔

''بعض کتب میں ابدال، اقطاب، اغواث، نقباء، نجباء اور ورثاء سے متعلق احادیث ہیں، اس طرح کی تمام روایات باطل ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف باطل طور پر انہیں منسوب کیا گیا ہے۔''[6]

بہر حال دنیا کا نظام بدلنے یا چلانے والے ابدال سراسر جھوٹ کا پلندا ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کی کوئی روایت صحیح سند سے ثابت نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]۔مشکوۃ۔ذکر اہل شام، حدیث نمبر: 6277۔

[2]۔۔مسند امام احمد، ص: 112۔ج 1۔

[3]۔۔مسند امام احمد، ص: 171، ج 2۔ تحقیق احمد شاکر۔

[4]۔ابوداؤد المہدی: 4286۔

[5]۔مسند امام احمد، ص: 322۔ج 5

[6]۔المنار المنیف، ص: 136۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 29

محدث فتویٰ